اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 30

حضرت ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری مدظلہ العالی کے دورہ زیارات مقدسہ کی

تحریری و تصویری جھلکیاں

شمارہ ہٰذا میں ملاحظہ فرمائیں

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے — کہ در وے بود قیل و قالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلہ
آئینہ کرم
منگانی شریف جھنگ

شمارہ 30۔ رجب المرجب 1432ھ جون 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری
قدس اللہ سرہ العزیز

بفضل عنایات
حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

زیرِ ادارت
ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری
منگانی شریف

معاون
لالہ محمد رفیق طاہر ❁ ملک رب نواز
چوہدری اللہ رکھا ❁ مشتاق احمد گل

بظلِ حمایت
پیر محمد اختر حسین قادری

ناظمِ اعلیٰ
سید رفاقت علی شاہ قادری

مجلس مشاورت
حاجی محمد اقبال ❁ میاں محمد اشرف
پیر سید التجا حسین ❁ ساجد امتیاز
میاں نذیر احمد ❁ میاں محمد مبارک القادری
مبارک علی نثار ❁ حافظ منظور احمد
صوفی حنان محمد ❁ محمد ریاض گھوگی
محمد قاسم حنیف ❁ ثمر عباس ہراج

مجلس اشاعت
وقاص حید ر قادری
ظفر اقبال ناصر ❁ محمد اکرم قادری

بیرونِ ملک نمائندے
برطانیہ: پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد
آئرلینڈ: پیر محمد قاسم

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	پیر محمد مظہر حسین حنفی القادری	2
2	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
3	درسِ حدیث	ستی اسیر الدین اسیر	4
4	نعت رسول مقبول ﷺ	ناصر زیدی	5
5	سید عبدالقادر ثالث رحمۃ اللہ علیہ	سید سید علی ثانی قادری	6
6	منقبت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	9
7	بیدل دہلوی اور اقبال لاہوری	پروفیسر محمد شاہ کھگہ	10
8	ڈاکٹر تبسمی کی تحریریں	سید محمد عبداللہ قادری	15
9	سفرہائے زیارات مقدسہ	انگار احمد حافظ قادری	17
10	وفیات	ادارہ	23
11	نوائے تحسین	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	23
12	نعت مصطفیٰ ﷺ	مفتی محمد فاروق سلطان قادری	24
13	دورہ زیارات مقدسہ	انگار احمد حافظ قادری	27
14	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	محمد اکرم قادری	39
15	دل دریا یاد باھو رحمۃ اللہ علیہ	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	40
16	صبغۃ اللہ	میاں محمد یار ناصر قادری	42
17	تبصرہ کتب	ادارہ	44
18	دیوان قادری	پروفیسر محمد جمیل قلندر	44
19	شجرہ شریف	سلسلہ طریقت قادریہ کرمیہ	50
20	نذرانہ عقیدت	ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا	51
21	The non-correlation	پیرزادہ محمد امداد حسین	60

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ

جانشینِ تاجدارِ منگانی شریف

حضرت ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری مدظلہ العالی کا

دورۂ زیاراتِ مقدسہ

افتخار احمد حافظ قادری افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

قرآنِ پاک میں" **سیروا فی الارض** " کے حکمِ مبارک کے ساتھ ایک دوسرے مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے آثار مبارکہ کی زیارت کرنے کا بھی ارشادِ خداوندی موجود ہے۔ یہ ارشادِ خداوندی اپنے اندر وسیع معنی کا ذخیرہ پنہاں کیے ہوئے ہے۔ اولیائے کرام کا ذکرِ مبارک کرنے سے رحمتِ خداوندی اور راحت نازل ہوتی ہے اور جو اولیائے کرام کا ذکر کرتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک طویل سفر میں تھا۔ ہم ایک جنگل میں تین دن تک پھرتے رہے، اس جنگل کے پاس ایک پہاڑ نظر آیا جہاں پر ایک بزرگ قیام پذیر تھے۔ میرے مرشدِ کریم نے مجھے اپنے مصلیٰ مبارک سے دو گرم روٹیاں نکال کر دیں اور کہا اس بزرگ کی خدمت میں جاؤ، میرا اسلام پہنچانے کے بعد یہ روٹیاں پیش کرو۔ میں اس بزرگ کی بارگاہ میں پہنچا، سلام پیش کرنے کے بعد روٹیاں پیش کیں، انہوں نے ایک روٹی مجھے دے دی اور ایک روٹی اپنا روزہ افطار کرنے کے لئے رکھ لی اور ساتھ ہی اپنے مصلیٰ سے چار کھجوریں نکال کر مجھے عطا فرمائیں اور ارشاد فرمایا یہ کھجوریں معین الدین کو دینا۔ آپ فرماتے ہیں جب وہ کھجوریں لے کر میں واپس حضرت شیخ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا اے درویش! پیر کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہوتا ہے، پس جو پیر کا فرمان بجالاتا ہے گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بجالاتا ہے۔

اکثر اولیائے کاملین کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنے علوم و منازل کی تکمیل کے لئے سفر اختیار فرماتے، اس دوران وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقرب بندوں سے مستفیض ہونے کے علاوہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل کرتے اور ان سے اکتسابِ فیض بھی کرتے۔ کثرتِ سفر میں رہنے کی وجہ سے حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ، جہان گشت کے لقب سے ملقب ہوئے اور حضرت خواجہ محکم الدین اویسی رحمۃ اللہ علیہ، سیرانی بادشاہ کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔

جانشینِ تاجدارِ منگانی شریف شہزادہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین کی زبان مبارک پر نہ صرف اولیائے کرام اور اپنے اسلاف کا تذکرہ جاری وساری رہتا ہے بلکہ وہ اپنے اسلاف اور بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری کا شرف حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے علاقوں کا سفر بھی فرماتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جناب نے جنوبی پنجاب اور بالخصوص خطہ پاک اوچ شریف میں موجود مشہور ومعروف مشائخ کرام کی بارگاہوں میں حاضری کا پروگرام بنایا تو اس بندۂ ناچیز کی خوش قسمتی کہ اس کو اپنا ہم سفر ہونے کا شرف بخشا۔ ان سطور میں اسی سفرِ مقدس کی مختصر رُوداد خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے کی جائے گی۔

ہمارے اس چار روزہ روحانی سفرِ مقدس کی ابتداء بروز اتوار مورخہ 20 مارچ 2011 دربارِ عالیہ حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور انتہا بروز بدھ مورخہ 23 مارچ 2011 دربارِ عالیہ منگانی شریف پر ہوئی۔ اس سفر مبارک میں کُل 10 افراد شریک رہے۔ اس سفرِ زیارت کی قیادت و سیادت جانشینِ تاجدارِ منگانی شریف نے فرمائی۔ اس بندہ ناچیز کے علاوہ 8 درج ذیل افراد اس رُوحانی قافلہ کی زینت بنے رہے

1۔ جناب پیر سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی مدظلہ العالی	ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی
2۔ جناب سید التجا حسین شاہ گیلانی صاحب	دربارِ عالیہ منگانی شریف
3۔ جناب حضرت مولانا حافظ علی محمد صاحب	دربارِ عالیہ منگانی شریف
4۔ جناب حضرت مولانا عمر دراز صاحب	دربارِ عالیہ منگانی شریف
5۔ جناب شہامند علی صاحب	دربارِ عالیہ منگانی شریف
6۔ جناب حافظ سعید احمد صاحب	دربارِ عالیہ منگانی شریف

Scanned with CamScanner

7۔ جناب ساجد امتیاز صاحب — کوٹ بلوچ، منڈی بہاؤالدین

8۔ جناب امتیاز حسین قادری صاحب — شورکوٹ جھنگ

ان افراد کے علاوہ جو احباب بعد میں اس قافلے میں شریک ہوتے رہے اور وہ احباب جو اس قافلہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے رہے، کوشش ہوگی کہ خیر وبرکت کے لئے مناسب مقام پر اُن کا بھی ذکر کر دیا جائے۔

20 مارچ 2011 اتوار کی نمازِ فجر دربارِ عالیہ منگانی شریف پر ادا کی۔ مزار مبارک تاجدارِ منگانی شریف حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کا شرف حاصل کیا اور گاڑی میں سوار ہونے کے بعد زیاراتِ مقدسہ کے سفر پر روانہ ہوئے۔

میرک شریف (تحصیل شورکوٹ، ضلع جھنگ) میں تاجدارِ منگانی شریف کے سلسلہ طریقت کے دو اہم بزرگوں کی بارگاہوں میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ حضرت سید علی شیر رحمۃ اللہ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت سید قطب علی شاہ بخاری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ کریم حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حضرت پیر محمد طاہر حسین مدظلہ العالی کی قیادت میں، فاتحہ خوانی اور دُعا کا شرف حاصل کیا۔ گاڑی میں سوار ہونے کے بعد حضرت قبلہ پیر صاحب نے ان بزرگوں کے حوالے سے گفتگو فرمائی اور کچھ ہی دیر میں، ہم شورکوٹ شہر پہنچ گئے۔

شورکوٹ شہر میں دربارِ عالیہ منگانی شریف کے مریدین اور عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد منتظر تھی۔ ذکر مبارک کی گونج میں جناب شہزادہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین صاحب کا استقبال ہوا، خوبصورت اور تازہ پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں اور یہ قافلہ عشق ومحبت محترمی جناب رضا حسین (عرف رضی صاحب) کے گھر روانہ ہوا جہاں پر پہلے سے پُرتکلف ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا، حضرت صاحب اور جُملہ احباب نے مل کر ناشتہ فرمایا۔ دورانِ ناشتہ قبلہ پیر صاحب اپنے ملفوظات سے احباب کو نوازتے رہے۔ اختتامِ ناشتہ پر حضرت صاحب نے جامع دُعا فرمائی، اہلِ خانہ اور آنے والے زائرین کو فرداً فرداً ملنے کے بعد گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہوئے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب کی گاڑی شہامند علی صاحب کی قیادت میں فرانٹے بھرتی ہوئی شورکوٹ سے ملتان اور لودھراں کی جانب رواں تھی اور گاڑی کے اندر کا ماحول ذکرِ اولیاء سے معمور ومعطر تھا۔ اسی اثناء میں لودھراں بائی پاس آ گیا اور ممبرانِ قافلہ کو نوید سُنائی گئی کہ برلب سڑک ایک اعلیٰ وخوبصورت ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کا انتظام ہے اور اس خدمت کی سعادت سجادہ نشین تاجدارِ منگانی شریف حضرت پیر سائیں مظہر حسین صاحب کے ایک مُریدِ خاص جناب زاہد علی صاحب کے حصہ میں آئی۔ حضرت قبلہ پیر محمد طاہر حسین صاحب گاڑی سے اُترے تو محترمی جناب زاہد علی صاحب اور اُنکے بچوں نے جناب کا والہانہ استقبال کیا، ریسٹورنٹ کی طرف روانہ ہوئے تو اندر کا ماحول مختلف کھانوں کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔ ابتدائی تواضع ٹھنڈے مشروبات سے کی گئی، پھر پُرتکلف کھانا احباب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حاضرین نے بھی جی بھر کر انواع واقسام کے کھانوں کا لطف اُٹھایا۔ اختتام پر دُعا کی گئی، کچھ تصاویر بنائیں اور گاڑی میں سوار ہو کر سمہ سٹہ (احمد پور شرقیہ) حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی کی بارگاہ میں حاضری کے لئے بمقام ''خانقاہ شریف'' روانہ ہوئے۔

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

سرزمینِ دہلی میں حضرت مولانا فخر الدین فخرِ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سجی ہوئی تھی جس میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیات تشریف فرما تھیں۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت نور محمد مہاروی سے پوچھا ''آجکل یہ کس حال میں ہیں'' قبلہ عالم نے عرض کی حضرت کنارِ دریا پھر رہے ہیں انہیں پار کرا دیں جسکے جواب میں حضرت مولانا فخر الدین جہان آبادی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبدالخالق اویسی کے ہوتے ہوئے انہیں کسی اور کی رہنمائی کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ بہاول پور کے عظیم اویسی بزرگ حضرت خواجہ پیر عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی اور اُن ہی سے تربیت یافتہ اور خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت پیر عبدالخالق فرمایا کرتے تھے کہ فقیر نے تین چاول خرچ کئے ہیں اُن میں سے ایک چاول اپنے بھائی محکم الدین کو دیا جس سے انہوں نے پوری ایک دیگ تیار کر لی۔ آپ کے فیض سے نہ صرف سرزمینِ بہاول پور بلکہ پورا برصغیر فیض یاب ہوا۔

حضرت خواجہ محکم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے زمانے کے معمول کے مطابق قرآن پاک پڑھا اور 16 سال کی عمر میں شرح عقائد تفتازانی تک کتابیں پڑھ لی تھیں۔ اس کے بعد آپ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مزید حصولِ علم کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ یہ دونوں عظیم شخصیات بچپن کے ساتھی تھے لیکن خواجہ محکم الدین سیرانی حضرت قبلہ عالم سے عُمر میں بڑے تھے۔

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشدِ کریم کی ہدایت کے مطابق سخت سے سخت ریاضتیں کیں اور تزکیہ نفس کی ہر تدبیر کی۔ آپ کے مُرشد کریم

Scanned with CamScanner

نے آپ کو مُرید کرنے کے بعد حکم فرمایا کہ حضرت دیوان چاولی مشائخ کے مزار مبارک میں معتکف ہوں دلی مراد پوری ہوگی۔ چنانچہ آپ نے حکمِ مرشد پر روضہ حضرت دیوان چاولی مشائخ میں اعتکاف کیا اور ایک چلہ بغیر کھائے پئے اور بغیر سوئے مکمل کیا۔ جب چلہ سے باہر آئے تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ بیر سے روزہ افطار کریں، اسی وقت سفید لباس میں ملبوس ایک شخص ظاہر ہوا، اُس نے بیر کے چند دانے پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ ان سے روزہ افطار کریں اور اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ آپ کا مقصد پورا ہوگیا ہے۔ حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی نے روزہ افطار کیا اور وہاں سے رخصت ہو کر اپنے مُرشد کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابھی کچھ زبان سے عرض نہ کرنے پائے تھے کہ حضرتِ شیخ نے آپ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ خلوت کے بعد تمہارے دل کی خواہش کو پُورا کرنے کے لئے بحکمِ ربی حضرت خضر علیہ السلام مامور ہوئے تھے کہ تمہارے روزہ افطار کرنے کے لئے بیر "**سدرۃ المنتھیٰ**" سے لا کر آپ کو پیش کریں۔ حضرت خواجہ محکم الدین ؒ کو دوران چلہ "**سیروا فی الارض**" کا اشارہ ملا تھا اس لئے سیر و سیاحت کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیا تھا۔ کثرتِ سفر میں رہنے کی وجہ سے آپ "**صاحب السیر**" اور "**سیرانی بادشاہ**" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ محکم الدین ؒ سے ایک مرتبہ کسی شخص نے سوال کیا حضرت! آپ کو مدارجِ فقر کس طرح حاصل ہوئے ہیں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ سخت قحط پڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک کتا بھوک کے مارے بے حال ہو رہا تھا، مجھ سے اس کی یہ مصیبت اور پریشانی نہ دیکھی گئی۔ میں نے اپنے "**سات حجوں**" کے ثواب کے عوض "**سات روٹیاں**" حاصل کر کے اس کتے کو کھلا دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس خدمت کے بدلے مجھے یہ منازل عطا کی ہیں۔ انسان کو صرف انسان سے ہی ہمدردی کرنے کا سبق نہیں ملتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی احسان وکرم کرنے کا سبق ملتا ہے۔

خواجہ محکم الدین سیرانی ؒ کا سلسلہ طریقت اگرچہ اویسی تھا لیکن اذکار و اوراد عموماً سلسلہ قادریہ کے زیرِ عمل تھے اور قول و فعل میں خود کو حضرت خواجہ اویس قرنی ؓ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کا نمونہ بنایا ہوا تھا۔ سماع سے بھی بطریق سلسلہ چشتیہ شغف تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ "فقیر در ین امر لاچار است"

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی ؒ نے تقریباً 62 سال کی عمر میں 5 ربیع الثانی 1197 ہجری اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔ جس مقام پر آپ کا مزارِ پُر انوار ہے یہ مقام "**خانقاہ شریف**" کے نام سے مشہور و معروف ہے اور ریلوے اسٹیشن سمہ سٹہ سے جنوب کی طرف واقع ہے۔ روضہ شریف کی عمارت نہایت خوبصورت اور پُر شکوہ ہے۔

شہزادہ تاجدارِ منگانی شریف کی قیادت میں تمام ممبرانِ قافلہ نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ قبلہ پیر صاحب کی قیادت اور صاحبِ مزار کی خصوصی توجہ اور شفقت کہ حاضری کا بہت لطف آیا۔ آپ کے سرِ اقدس کی جانب قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں ختم شریف پڑھنے کی سعادت اس بندۂ ناچیز کے حصہ میں آئی۔ حضرت صاحب نے دُعا کروائی۔ اسی اثناء میں مزارِ پُر انوار کے چبوترہ پر موجود نظامیہ کے ایک شخص نے شہزادۂ تاجدارِ منگانی کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اوپر تشریف لے آئیں۔ چبوترہ پر جا کر مزارِ پُر انوار کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت قبلہ پیر طاہر حسین صاحب کی چادر پوشی کی گئی۔ ایک بار پھر دعا کی سعادت حاصل ہوئی اور صاحبِ مزار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسجد شریف میں حاضر ہوئے، نمازِ ظہر ادا کی اور خانقاہ شریف کے اردگرد کے ماحول کی زیارت کرتے ہوئے باہر واپس آئے اور بہاولپور سے ہوتے ہوئے خطہ پاک اوچ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔

سرزمینِ اوچ شریف

سرزمین پاک اوچ شریف سابقہ ریاست بہاولپور کا ایک اہم تاریخی، روحانی اور عظیم روایات کا حامل شہر ہے، جس کی قدامت کم و بیش تین ہزار سال پر محیط ہے۔ اوچ شریف کو سب سے زیادہ شہرت **روحانی مرکز** کی حیثیت سے حاصل ہوئی۔ تصوف کے ابتدائی خانوادوں میں سلسلۂ سہروردیہ میں شیخ صفی الدین گازرونی ؒ کے توسط سے اوچ سے ہوئی۔ سہروردیہ سلسلہ حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاری ؒ کی ذات بابرکات کی وساطت سے اوچ میں آیا اور قادریہ سلسلے کا آغاز حضور غوث الثقلین ؓ کے صاحبزادے سیدنا عبدالوہاب ؒ کی اولاد کے ایک درخشندہ ستارے حضرت شاہ محمد غوث بندگی ؒ کی ذات والا شان سے اوچ سے ہوا۔

سرزمینِ اوچ عہدِ سلاطین میں سیاسی اعتبار سے اہم حیثیت کا حامل رہا اور اس سرزمین نے کئی سلاطین کے عروج و زوال کو دیکھا۔ اوچ مختلف ادوار میں علم و ادب اور اہم ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ اوچ میں دینی مدارس اور خانقاہیں قائم ہوئیں، ترجیب زمنی کے اعتبار سے خانقاہ گازرونیہ اور مدرسہ گازرونیہ کو اولیت کا شرف حاصل ہے لیکن وہ مدرسہ جس کی وجہ اوچ کی شہرت اوچ سے نکل کر تمام برصغیر میں پھیلی وہ **مدرسہ فیروزیہ** تھا، جس کے صدر نشین علامہ منہاج سراج جلیل القدر جیسے عالم تھے جن کے بارے میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ؒ فرماتے ہیں" میں ہر پیر کو ان کے وعظ میں جاتا تھا، ان کے وعظ میں کیا راحت و تسکین کا سامان ہوتا تھا۔ ایک دن وعظ میں مجھے اس قدر سرور و سوز ملا کہ میں بیخود ہو گیا اور میری حالت یہ ہو گئی گویا میں مردہ ہوں۔ اس سے پہلے نہ سماع میں اور نہ کسی اور حال میں میری یہ کیفیت ہوئی تھی"۔

جانشینِ تاجدارِ منگانی شریف قبلہ پیر محمد طاہر حسین صاحب سرزمینِ اوچ کے احوال بیان فرما رہے تھے کہ گاڑی شہر اوچ میں داخل ہو گئی۔ دل و نگاہ نے اس پاک

Scanned with CamScanner

سرزمین کو سجدہ پیش کیا۔ قبلہ پیر محمد طاہر حسین کے ایک مرید مخلص جناب اصغر صاحب گاڑی کے آگے رہنمائی کرتے ہوئے اپنے گھر کی طرف لے چلے جہاں پر پہلے ایک جم غفیر پھولوں کے ہار اور گجرے لئے حضرت صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ اس استقبال کی قیادت شہر بھکر سے آئے ہوئے تاجدار منگانی شریف کے منظور نظر پیر میاں محمد مبارک کر رہے تھے۔ اس استقبال میں دوسرے لوگوں کے علاوہ صادق آباد سے جناب محمد ریاض صاحب اور جناب محمد عمران صاحب بھی بطور خصوصی شریک تھے۔ استقبال کے بعد جناب اصغر صاحب کے گھر روانہ ہوئے، ابتدائی تواضع کے بعد پروگرام یہ طے ہوا کہ سب سے پہلے گیلانی قادری دربار میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے۔

حضرت سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

تاجدار منگانی شریف حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری کے شجرۂ طریقت کے اہم بزرگوں میں حضرت شاہ محمد غوث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام آتا ہے۔ آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو عبداللہ، لقب غوث، مخدوم، بندگی اور محبوب سبحانی تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب سات واسطوں سے حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے جا ملتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے ہجرت کر کے حلب (شام) میں مقیم ہو گئے تھے۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت حلب میں ہوئی، اسی وجہ سے آپ حلبی بھی کہلاتے ہیں۔ آپ نے تعلیم اپنے والدِ ماجد کے علاوہ علمائے عراق و حجاز سے حاصل کی۔ بیعتِ طریقت اور خرقۂ خلافت اپنے والدِ گرامی سید ابو محمد شمس الدین گیلانی حلبی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا لیکن آپ کی روحی بیعت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے تھی۔ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور فریضۂ حج کی سعادت حاصل کی۔ ابتداء میں خراسان و ترکستان اور عرب و عجم کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے وارد ہندوستان ہوئے اور کچھ عرصہ لاہور اور ناگور میں بھی قیام فرمایا پھر حلب واپس ہوئے اور والدِ گرامی کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سرزمینِ ہندوستان میں سکونت اختیار کرنا چاہتا ہوں جس پر آپ کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میری زندگی تک آپ حلب میں ہی مقیم رہیں بعد میں جہاں مرضی سکونت اختیار کر لینا۔ والدِ گرامی کے انتقال کے بعد بغداد شریف اپنے جدِ امجد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جہاں سے غیبی حکم ہوا کہ آپ کا مقام سکونت ملکِ عجم ہوگا۔ اس غیبی حکم کے مطابق ملکِ عجم روانہ ہوئے اور مخلوقِ خدا کو فیضِ قادری سے مستفیض فرماتے ہوئے ملتان شریف پہنچے جہاں آپ کے علم و فضل کی دھوم مچ گئی اور اکابرِ شہر کے علاوہ بادشاہِ وقت بھی آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوا اسی طرح سلطانِ دہلی سکندر لودھی بھی آپ کے عقیدت مندوں میں تھا۔ رمضان المبارک 887 ہجری اوچ شریف پہنچنے کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ مقام ہی میرا مستقل ٹھکانہ بنے گا۔ آپ کے وجودِ مسعود کی برکت سے اوچ شریف رشد و ہدایت کا مرکز بنا اور سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔

حضرت شاہ محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ کو تصنیف و تالیف سے گہری دلچسپی تھی، اعلیٰ شعری ذوق بھی رکھتے تھے، قادری تخلص فرماتے تھے۔ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے فضائل و مناقب سُن کر اپنے اشعار آپ کی خدمت میں ارسال کیا کرتے تھے۔ فارسی زبان میں **"دیوان قادری"** آپ کی عظیم یادگار ہے۔ الحمدللہ محترمی جناب پیر محمد طاہر حسین صاحب کی خصوصی توجہ اور محترمی قبلہ پیر سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی قادری کی انتہائی کوششوں سے ملک کے نامور عظیم اسکالر ڈاکٹر محمد جمیل قلندر، چیئرمین قل فاؤنڈیشن اسلام آباد اس دیوانِ قادری کی غزلیات کا اردو ترجمہ و تشریح کر رہے ہیں جو قسط وار مجلہ آئینہ کرم کی زینت بن رہا ہے۔ دلی دُعا ہے جلد از جلد اس عظیم دیوان کا ترجمہ ہو کر منظرِ عام پر آ جائے۔

حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کی تین ازواجِ مطہرات تھیں، ایک سلطان قطب الدین لنگاہ حاکمِ اوچ و ملتان کی دختر جس کے متعلق سلطان نے خود خواب میں دیکھا کہ حضور غوثِ پاک اس کے پاس تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنی دختر کا نکاح میرے بیٹے سید محمد غوث سے کرنے کی سعادت حاصل کرو۔ دوسری زوجۂ محترمہ شہزادہ جہان خان کی صاحبزادی تھیں اور تیسری زوجۂ مبارکہ حضرت ابوالفتح حسینی کی صاحبزادی تھیں جو حضرت سید صفی الدین گازرونی کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کے بطنِ مبارک سے چار فرزندِ ارجمند پیدا ہوئے۔

1۔ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ
2۔ حضرت مخدوم سید عبداللہ ربانی رحمۃ اللہ علیہ
3۔ حضرت مخدوم سید مبارک حقانی رحمۃ اللہ علیہ
4۔ حضرت مخدوم سید محمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 7 رجب المرجب 923 ہجری کو ہوا اور اوچ شریف میں ہی آپ کی آخری آرامگاہ بنی۔ قافلہ عشق و محبت حضرت قبلہ پیر محمد طاہر حسین کی قیادت میں ایک جم غفیر دربار عالیہ قادریہ گیلانیہ حضرت شاہ محمد غوث بندگی قادری حاضر ہوا۔ قبلہ پیر صاحب نے آپ کی مرقد مبارک کو بوسہ دیا۔ انتظامیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا، جامع مسجد اوچ گیلانی کے امام مسجد بھی تشریف لے آئے۔ تمام حاضرین نے اپنا عقیدت و سلام پیش کیا۔

Scanned with CamScanner

جانشینِ تاجدارِ منگانی شریف حضرت ابُو الحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری مدظلہ العالی کے دورۂ زیاراتِ مقدسہ کی تصویری جھلکیاں

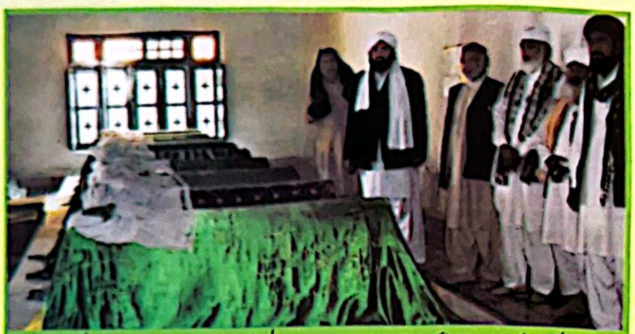

میرک شریف (جھنگ) میں حضرت سید علی شیر اور حضرت سید چراغ شاہ کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری کا منظر

خانقاہ شریف (سمہ سٹہ) میں مزار مبارک حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ مبارک حضرت محکم ال... ...پوشی کے بعد
شہزادۂ تاجدارِ منگانی شریف دُعا فرما رہے ہیں

اُوچ شریف میں مزارِ پُرانوار حضرت محمد غوث بندگی قادری جیلانی پر
جانشین تاجدارِ منگانی شریف اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کر رہے ہیں

مزاراتِ مبارکہ حضرت شاہ محمد غوث بندگی و سید عبدالقادر ثانی رضی اللہ عنہما
(اُوچ شریف، بہاولپور)

اُوچ گیلانیہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا نقشِ پا مبارک

اُوچ گیلانیہ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار مبارک
قبلہ پیر صاحب نے تلوارِ مبارک کو اُٹھانے کا شرف حاصل کیا

حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح مبارک
(اُوچ گیلانیہ، بہاولپور)

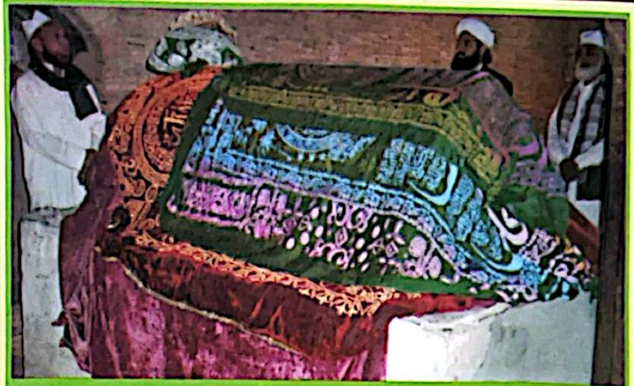

مزارِ پُر انوار حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو

حضرت قبلہ پیر صاحب اور ممبران قافلۂ عشق ومحبت
حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو کے مزارِ مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کر رہا ہے

سہروردیہ سلسلہ کے طویل العمر بزرگ سلطان التارکین مخدوم حمید الدین حاکم
(مُو مبارک، رحیم یار خان)

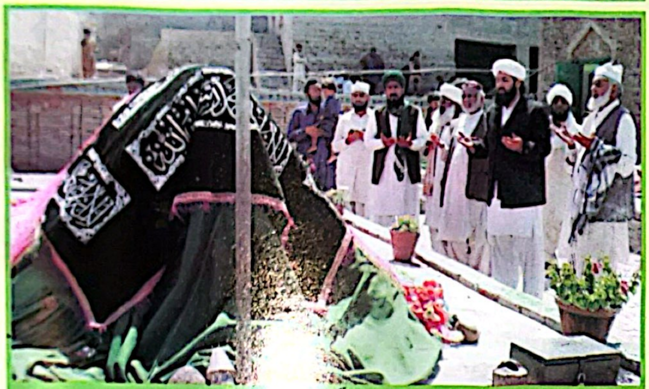

مخدوم حمید الدین حا[illegible]بارک پر
حضرت قبلہ پیر صاحب دُعا کی [illegible]صل کر رہے ہیں۔

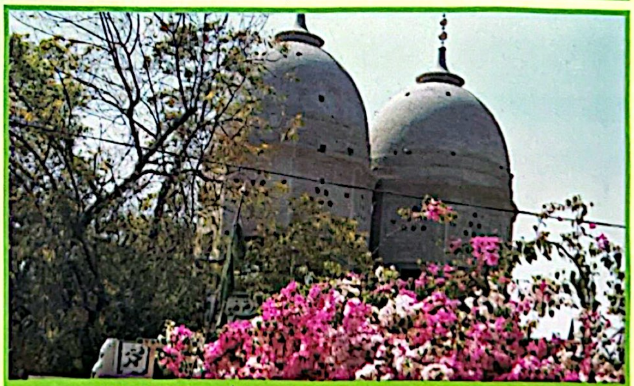

بہادر پور (صادق آباد) میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے مزارِ پُر انوار کا بیرونی منظر

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزارِ پُر انوار

بیرونی منظر مزار مبارک حضرت پیر موسیٰ نواب الاولیاء
(سنجر پور، صادق آباد)

مزارِ پُر انوار حضرت پیر موسیٰ نواب الاولیاء قریشی ہاشمی
خلیفہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی

Scanned with
CamScanner

مزارِ مبارک حضرت سید جلال الدین بخاری سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ مبارک سید جلال الدین بخاری کے سرِ اقدس کی جانب
شہزادۂ پیر محمد کرم حسین کی چادر پوشی کا منظر

مقام کنواں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر

اُوچ شریف میں کنواں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر

اُوچ شریف میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا مزارِ پُر انوار

حضرتِ مخدوم کے سرِ اقدس کی جانب افتخار احمد حافظ قادری
ختم شریف کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں

مزارِ پُر انوار حضرت سید صفی الدین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ
(اُوچ کی قدیم ترین خانقاہ)

حضرت قبلہ پیر صاحب اور افتخار احمد حافظ قادری
حضرت سید صفی الدین گازرونی کی بارگاہ میں اپنا ہدیہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

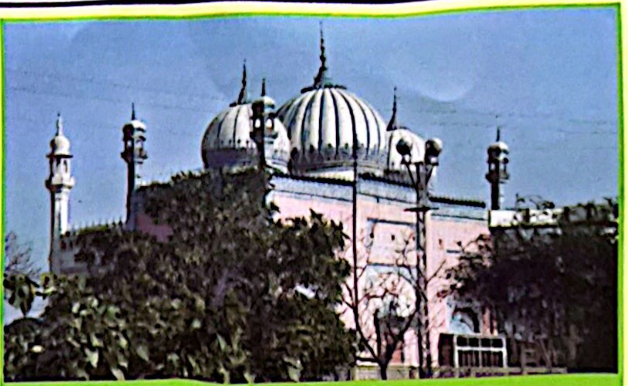

بھونگ (صادق آباد) میں عظیم وتاریخی مسجد کا بیرونی منظر

عظیم وتاریخی مسجد بھونگ (صادق آباد)

مسجد بھونگ کے محراب ومنبر کا خوبصورت منظر

قبلہ پیر صاحب مسجد بھونگ کی تفصیلی زیارت
کرنے کے بعد واپس تشریف لا رہے ہیں

بیرونی منظر مزارِ مبارک حضرت خواجہ غلام فرید
(کوٹ مٹھن، راجن پور)

مزارِ پُر انوار حضرت خواجہ عاقل محمد سائیں
(وصال 1229ھ)

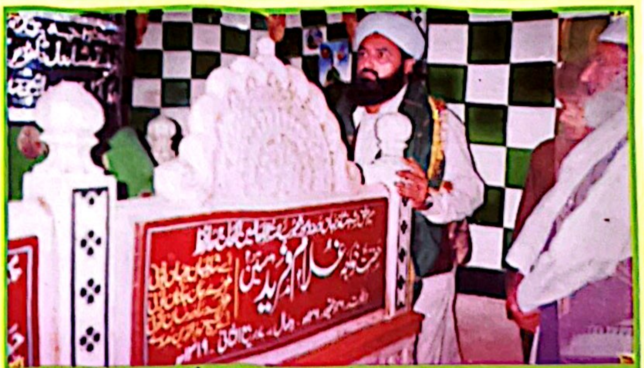

حضرت خواجہ غلام فرید کی بارگاہ میں چادر پوشی کے بعد
قبلہ پیر صاحب اپنا ہدیہ عقیدت پیش کر رہے ہیں

حضرت خواجہ غلام فرید کے روضۂ انوار کا خوبصورت اندرونی منظر

منتظمین مزار کی طرف سے حضرت قبلہ پیر صاحب اور آپ کے احباب کی عزت و تکریم کے طور پر چادر پوشی کی گئی جو خصوصی طور پر صاحب مزار کا تصرف اور ان کی محبت و مہربانی کا مظہر تھا۔ قبلہ پیر صاحب نے اس بندۂ ناچیز کو ختم شریف پڑھنے کے شرف سے نوازا۔ ذکر قادریہ کروایا گیا اور پھر جانشین تاجدار منگانی شریف نے رقت آمیز دعا کروائی۔ نماز عصر جامع مسجد میں ادا کی اور سجادہ نشین دربار عالیہ گیلانیہ جناب محترمی سید افتخار احمد حسین گیلانی کے شیش محل کی طرف روانہ ہوئے۔ قبلہ پیر مبارک صاحب نے امام جامع مسجد اوچ کی وساطت سے سجادہ نشین صاحب کے پاس تبرکات مقدسہ کی زیارت کا انتظام کروایا تھا۔ سجادہ نشین صاحب اپنی مصروفیات کے سلسلہ میں لاہور میں موجود تھے اور ان کے نمائندہ نے قبلہ پیر صاحب اور ان کے احباب کو خوش آمدید کہا۔ سجادہ نشین صاحب کے حکم پر قبلہ پیر صاحب کے لئے خصوصی طور پر تبرکات مقدسہ کی زیارت کا انتظام تھا۔ جن تبرکات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

1۔ ایک پتھر پر سرکار دو عالم ﷺ کا نقش پاء۔
2۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار مبارک جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔
3۔ غلاف کعبہ شریف کے قطعات
4۔ متبرک جھاڑو مبارک
5۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا دانت مبارک
6۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ریش مبارک کے بال
7۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا جبہ مبارک
8۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تسبیح مبارک

ان تبرکات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہونے پر قبلہ پیر صاحب نے نمائندگان سجادہ نشین کا دلی شکریہ ادا کیا اور دربار عالیہ قادریہ منگانی شریف کی طرف سے شائع شدہ کتابوں کا ایک سیٹ اور آئینہ کرم کے چند شمارے خانقاہ شریف کی لائبریری کیلئے پیش کئے۔ نمائندگان سجادہ نشین اور موجود حاضرین کے اسرار پر قبلہ پیر محمد طاہر حسین صاحب نے دعا کروائی، الوداعی ملاقات کی اور بقیہ زیارات کے لئے چل پڑے۔

حضرت مخدوم سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی جلال الدین اور لقب جلال سرخ تھا۔ دیگر القابات میں میر سرخ، شیر شاہ، شریف اللہ، مخدوم اعظم اور میر بزرگ بھی شامل ہیں۔ آپ سلسلہ سہروردیہ کی ایک عظیم و نامور شخصیت اور خانوادہ بخاریہ اوچ کے بانی ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ملک بخارا میں ہوئی، ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد کی نگرانی میں حاصل کی۔ سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جب تحصیل علم کے لئے بخارا میں مقیم تھے تو وہاں ان کے تعلقات حضرت جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ہو گئے تھے جن کے سربراہ سید علی بن جعفر تھے جو حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے بہت مداح تھے جس کی وجہ سے حضرت جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے قریب ہو گئے اور یہ قربت یہاں تک جا پہنچی کہ جب حضرت بہاؤالدین زکریا واپس ملتان تشریف لائے تو آپ کے دل میں ملتان جانے کی خواہش پیدا ہوئی اور بالآخر یہ خواہش آپ کو سرزمین ہندوستان میں لے آئی۔ آپ بخارا سے بھکر اور پھر ملتان پہنچے اور حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے بعد کم و بیش 30 سال آپ کی صحبت میں بسر کئے۔ حضرت جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان نہ صرف پیری مریدی کا رشتہ تھا بلکہ باہمی دوستی اور پیار و محبت کا رشتہ بصورت اتم موجود تھا۔ ایک مرتبہ حضرت جلال الدین سرخ بخاری اپنے مرشد کریم شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین زکریا کی خدمت میں موجود تھے، گرمیوں کا موسم تھا اور سخت لو چل رہی تھی۔ حضرت کو اپنے دیس بخارا کی یاد آئی اور اس خیال کو حضرت بہاؤالدین زکریا نے باطنی طور پر معلوم کر لیا اور تھوڑی ہی دیر میں بادل چھا گئے اور بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے، جس سے حضرت جلال الدین سرخ اپنی مراد کو پہنچے۔

حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 661 ہجری میں ہوا۔ حضرت جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد گرامی کے انتقال کے بعد کچھ دنوں ملتان میں رہے پھر اپنے مرشد زادہ شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اوچ شریف میں مستقل سکونت پذیر ہونے کے بعد تبلیغ و ارشاد کا کام شروع کر دیا۔ کثیر تعداد میں غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت جلال الدین سرخ نے 95 سال کی عمر میں جمادی الاول 690 ہجری میں انتقال فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مخدوم جلال الدین کی اولاد میں بڑی برکت و کثرت فرمائی۔ آپ کی اولاد امجاد برصغیر کے کونہ کونہ میں پہنچی اور لوگوں کو دین اسلام سے روشناس کروایا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کے دو صاحبزادے حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا نام و مقام پیدا کیا۔

Scanned with CamScanner

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دادا کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا، جب آپ حجرے میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بھی آپ کے ساتھ ذکر کرتا۔ کسی شخص نے حضرت صدرالدین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حجرے میں حضرت سید جلال الدین سرخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی نہیں ہوتا لیکن آواز سے محسوس ہوتا ہے کہ دو آدمی ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اُن کا پیالہ ان کی موافقت کرتا ہے۔

حضرت قبلہ پیر طاہر حسین صاحب کی قیادت میں قافلۂ عشقِ زیارات نے حضرت سید جلال الدین سرخ پوش کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ مزارِ مبارک کے سرِ اقدس کی طرف بیٹھ کر قبلہ پیر صاحب نے اس بندۂ ناچیز کو ختم شریف پڑھنے کا فرمایا۔ ختم شریف کے بعد شہزادۂ تاجدارِ منگانی شریف نے دُعا کروائی۔ منتظم مزارِ مقدس نے قبلہ پیر صاحب کی چادر پوشی فرمائی جس کا رنگ صاحبِ مزار کی نسبت سے سرخ تھا۔ سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی القادری کی چادر پوشی کالے رنگ کی چادر سے کی گئی اور اس بندہ کی چادر پوشی سبز رنگ کی چادر سے کی گئی۔ جس مقام پر ہماری چادر پوشی کی گئی قبلہ پیر طاہر حسین صاحب فرما رہے تھے کہ یہ وہ مقدس و مبارک مقام ہے جہاں پر قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی نے حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی کو بیعت فرمایا تھا۔ دُعا کے بعد خانقاہ میں موجود باقی مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ سورج تیزی سے غروب ہو رہا تھا، باہر آ کر بی بی جیوندی اور حضرت بہاول حلیم کے مزارات کی زیارت اور فاتحہ پڑھتے ہوئے مسجد محمد بن قاسم کی زیارت کی اور مقامِ چلہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر روانہ ہوئے۔

اوچ شریف میں وہ کنواں مبارک جہاں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے چلّہ معکوس فرمایا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی سخت عبادت، ریاضت اور مجاہدات فرمائے ان کی مثال ملنا مشکل ہے۔ "طے" کے مسلسل روزوں کے بعد آپ نے اپنے مرشدِ گرامی قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے مزید ریاضت و مجاہدہ کی اجازت طلب کی تو آپ نے چلّہ معکوس کرنے کی اجازت فرمائی اور کہا کہ کوئی ایسی مسجد تلاش کرو جس کے صحن میں کنواں ہو اور کنویں کے کنارے درخت ہو، نمازِ عشاء کے بعد پاؤں میں نوار ڈال کر درخت سے باندھ لو اور کنویں میں الٹے لٹک کر ذکرِ الٰہی کرو حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔ آپ ایسی مسجد کی تلاش میں لگ گئے، دہلی اور ہانسی کے تمام علاقے چھان مارے لیکن اس طرح کی کوئی مسجد دستیاب نہ ہوئی۔ سفر کرتے کرتے بالآخر آپ اوچ شریف پہنچے اور یہاں ایسی مسجد دستیاب ہو گئی۔ مسجد کا مؤذن خواجہ رشید الدین جو ہانسی کا رہنے والا تھا اور آپ کا معتقد بھی تھا۔ آپ نے مسجد میں چند روز قیام فرمانے کے بعد خواجہ رشید الدین کو اعتماد میں لیکر اپنے خیال سے مطلع کیا اور اسے تاکید کی کہ اس بات کی خبر کسی اور شخص کو نہیں ہونی چاہیے الغرض عشاء کی نماز کے بعد مسجد جب خالی ہو جاتی تو وہ مؤذن آپ کے پاؤں میں رسی باندھ کر کنویں میں لٹکا دیتا۔ آپ اس کنویں میں صبح تک اُلٹے لٹک کر ذکرِ خداوندی کرتے اور صبح صادق کے وقت وہ آپ کو کنویں سے نکال دیتا اور پھر سارا دن آپ مسجد میں مشغول رہتے آپ نے چالیس روز تک یہ چلّہ مبارک کیا۔ یہ کنواں اب بھی اوچ شریف میں معروف و مشہور ہے۔ بحمد اللہ پیر صاحب کی نگرانی میں اس کنویں کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور درگاہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی سید جلال الدین حسین بخاری اور لقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے۔ آپ حضرت جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ اکبر تھے۔ شعبان المعظم 707 ہجری اوچ شریف میں ولادت باسعادت ہوئی۔ جب آپ سات برس کے ہوئے تو آپ کے والدِ بزرگوار آپ کو حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں لے گئے، آپ کے سامنے کھجوروں کا تھال رکھا ہوا تھا، آپ نے حکم فرمایا کہ کھجوریں حاضرین میں تقسیم کر دی جائیں۔ حضرت مخدوم کے حصہ میں جو کھجوریں آئیں وہ آپ نے گٹھلیوں سمیت کھا لیں، حضرت شیخ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ میاں صاحبزادے! تم نے گٹھلیوں سمیت یہ کھجوریں کیوں کھا لیں؟ حضرت مخدوم نے برجستہ عرض کی حضرت! جو کھجوریں آپ کے دستِ مبارک سے عطا ہوئیں ہیں مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ ان گٹھلیوں کو پھینک دوں۔ حضرت شیخ جمال الدین نے یہ جواب سُن کر آپ کے حق میں دُعا کی اور فرمایا تم اپنا، فقراء اور اپنے خاندان کا نام روشن کرو گے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی اس کے بعد حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ، شیخ صدرالدین محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ بہاؤالدین اوچی رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ علم کیا۔ کچھ عرصہ ملتان میں حضرت شیخ رُکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں مشغولِ تدریس رہے، حجازِ مقدس اور بالخصوص مدینہ منورہ کے مشہور علماء سے بھی بعض علوم حاصل کئے۔ قیامِ مدینہ منورہ کے دوران شیخ مدینہ منورہ عبداللہ المطری سے مختلف کتابیں پڑھیں اور دو سال تک ان کی خدمت میں رہے۔ تہجد کے وقت ان سے عوارف اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس لیتے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، حضرت شیخ عبداللہ المطری کی شفقتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا کہ شیخ عبداللہ المطری تہجد کے وقت میرے حجرے میں آتے، ان کے ایک ہاتھ میں چراغ اور ایک ہاتھ میں کھانا ہوتا۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا اے شیخ! آپ کیوں اتنی زحمت فرماتے ہیں میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کروں گا۔ آپ میرے مخدوم اور استاد ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم نے

Scanned with CamScanner

میرے پاس نہیں آنا میں ہی تمہارے پاس آؤں گا کیونکہ تم رسول اللہ ﷺ کی اولاد ہو۔ حضرت شیخ عبداللہ المطری کی شفقتوں کی وجہ سے حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد نبوی شریف میں ایک مرتبہ امامت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کو سیر و سیاحت کا بے حد شوق تھا۔ ممالکِ اسلامیہ میں سفر و سیاحت فرما کر علمائے عظام اور اولیائے کرام سے فیوض و برکات حاصل کیے آپ کی طرح شاید ہی کسی نے سفر فرمایا ہو۔ آپ نے دورانِ سفر 14 سلسلوں کے مشائخ اور 130 سے زائد صاحب ارشاد بزرگوں سے استفادہ کیا اور خرقہ خلافت اور اجازت بیعت حاصل کی۔ کثرتِ سفر کی وجہ سے آپ نے مخدوم جہانیاں جہان گشت کا لقب پایا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ اپنے رُوحانی کمالات اور علم و فضل کی وجہ سے بڑی مرجعیت کے حامل تھے۔ سلاطین و امراء آپ کی کشف برداری پر فخر کرتے تھے۔ سلطان محمد تغلق کو خاص طور پر آپ سے بے حد عقیدت تھی۔ اس نے آپ کو شیخ الاسلام کا منصب اور 40 خانقاہیں پیش کرنا چاہیں۔ آپ نے اس پیش کش کو قبول نہ کیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے بھی بے حد عقیدت و محبت تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی خوش بختی پر ناز کرتا ہوں کہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والوں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کی ہیں۔ آپ ہمیشہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ مبارک بڑے والہانہ انداز اور نہایت ذوق و شوق سے فرماتے تھے۔ قادریہ سلسلے سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خوشخبری ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مجھے دیکھا اور پھر میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اور میرے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے آپ کے اس قولِ مبارک سے امیدِ کامل ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرتِ شیخ کے اس قول کے مطابق مجھ پر بھی رحمت فرمائے گا۔ آپ اپنی رویت کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی شخصیت کی زیارت کی ہے جنہوں نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ہے اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت فرمائی ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مُریدین کی تعداد پونے دو لاکھ کے قریب اور آپ کے خلفاء کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز تھی اور یہ تمام اپنے دور کے عظیم الشان بزرگ اور شیوخ طریقت تھے۔ آپ کے خلیفۂ اعظم آپ کے حقیقی بھائی سید صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔ سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 77 سال کی عمر میں 785 ہجری میں ہوا۔

تاجدارِ منگانی شریف کے لختِ جگر صاحبزادہ پیر محمد طاہر حسین مدظلہ العالی کے ہمراہ ہمیں قبلہ عالم حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری اور ختم شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قبلہ پیر صاحب نے دُعا کرائی۔ احاطہ مزار مبارک میں بقیہ قبور اور آپ کی اولاد امجاد کی بارگاہوں میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور باہر آ کر حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ حقیقی اور خلیفہ اجل سید صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔

سید صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ

سید صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت کے برادرِ حقیقی اور آپ کے خلیفہ اجل تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت 730 ہجری میں ہوئی۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد کثرت سے تھی اور صاحب ولایت بھی تھی لیکن حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سید صدرالدین راجو قتال سجادہ نشین ہوئے۔ ریاضتوں اور کثرتِ مجاہدات کی وجہ سے آپ پر استغراقی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا اکثر حصہ اپنے برادر بزرگ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بسر کیا تھا اور سفر و حضر میں حضرت مخدوم کے فیوض ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ اپنے برادر سید صدرالدین قتال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "خالقِ حقیقی نے ہم کو امورِ خلقت میں مشغول کیا اور برادرِ عزیز صدرالدین کو اپنی ذات کے عشق میں مستغرق کر رکھا ہے۔

حضرت سید صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے ملتان اور اُوچ میں اسلام کی اشاعت بطور خاص ہوئی۔ آپ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے بعد ان کی تعلیم و تربیت بھی فرماتے تھے۔ ہندو آپ کی تعلیمات سنتے ہی مسلمان ہو جاتے تھے۔ حضرت سید راجو قتال کا انتقال 827 ہجری میں ہوا اور اوچ شریف آپ کا مدفن بنا۔

حضرت قبلہ پیر صاحب کے ہمراہ جب آپ کے مزار مبارک کے قریب پہنچے تو مغرب ہو چکی تھی اور مزار مبارک بند ہو چکا تھا۔ قبلہ پیر صاحب نے مزار مبارک کے باہر ہی سے دُعا کی اور مغرب کی نماز مسجد حضرت شاہ محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ میں ادا کی۔ چونکہ صبح اگلی منزل روانہ ہونا تھا اس لئے یہ طے پایا کہ ابھی حضرت شاہ محمد غوث بندگی گیلانی قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں الوداعی زیارت کا شرف حاصل کر لیا جائے، مزارِ پُر انوار میں داخل ہوئے، کچھ دیر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ صاحبزادہ پیر محمد طاہر حسین صاحب نے الوداعی زیارت کی دُعا فرمائی باہر آ کر گاڑیوں میں سوار ہو کر جناب ارشد جاوید صاحب (عرف شادا) کے گھر روانہ ہوئے جہاں پر ظہرانہ کا

انتظام تھا۔ محفل میں پہنچنے کے بعد مشروبات سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ محفلِ نعت کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب حضرت مولانا حافظ علی محمد صاحب کا خطاب دلنشین تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عقیدتوں کے پھول نچھاور کیے گئے اور نعت خوان حضرات کے علاوہ جناب سید التجا حسین شاہ گیلانی نے بھی اپنا ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ دُعا کے بعد حاضرین میں لنگر تقسیم ہوا اور ہم قافلہ زیاراتِ مقدسہ حضرت صاحب کے ہمراہ جناب اصغر صاحب کے گھر پہنچے جہاں پہلے سے ایک پُر تکلف کھانے کا انتظام تھا۔ سب احباب نے مل کر رات کا کھانا کھایا۔ رات جناب اصغر صاحب کے گھر قیام رہا جنھوں نے نہ صرف بالخصوص حضرت صاحب کا ہر طرح سے خیال رکھا بلکہ ہر مہمان کے لئے اپنی آنکھیں بچھائے رکھیں۔ محبت کا یہ عالم تھا کہ اصغر صاحب ساری رات جاگتے رہے کہ کہیں حضرت صاحب یا کسی اور مہمان کو کسی چیز کی ضرورت پیش آئے اور خادم موجود نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُنھیں اس خدمت وعزت کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

21 مارچ 2011 سوموار کی نمازِ فجر جناب اصغر صاحب کے گھر ادا کی اور تیار ہو کر ایک بار پھر ارشد جاوید صاحب کے گھر روانہ ہوئے جہاں طے شدہ پروگرام کے مطابق ناشتے کا انتظام تھا۔ ناشتہ کیا تھا؟ انواع واقسام کے کھانے دسترخوان کی زینت بنے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کی موجودگی میں تمام ممبرانِ قافلہ نے ناشتہ کیا ،حضرت صاحب نے صاحبِ خانہ کے لئے بالخصوص اور حاضرین کے لئے بالعموم دعا فرمائی جس کے بعد گاڑیوں میں سوار ہو کر زیارات کے لئے چل پڑے۔

اوچ کی قدیم ترین خانقاہ حضرت سید صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ

ہندوستان میں آنے والے اولیاء اللہ میں سلسلہ گاذرونیہ کے پہلے بزرگ حضرت شیخ سید صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ تصور کیے جاتے ہیں جن کے توسط سے اوچ میں سلسلہ گاذرونیہ کا آغاز ہوا۔ اوچ شریف میں آپ کی آمد کا زمانہ 370 ہجری بتایا جاتا ہے۔ آپ حضرت ابو اسحاق گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ کے خواہرزادہ، مرید اور خلیفہ تھے جنھوں نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ ہی کے ارشادِ مبارک پر آپ نے اوچ میں سکونت اختیار فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے مرشدِ کریم نے آپ کو مسواک اور چند تبرکات عطا فرمائے تھے۔ سواری کے لئے اونٹ دیا اور فرمایا کہ یہ مسواک جہاں پر سرسبز ہو جائے اور زمین میں گاڑھنے سے پھوٹ نکلے اور جہاں پہنچ کر تمہارا یہ اونٹ رک جائے اس کو اپنا مستقل مقام سمجھ کر وہاں رہائش اختیار کر لینا۔ چنانچہ آپ سفر کرتے ہوئے جب اوچ شریف پہنچے اور اپنے مرشد کے آثار کو پھلتا دیکھ کر اس مقام پر سکونت اختیار کر لی۔

قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں حضرت شیخ صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی سعادت حاصل کی، آپ نے دعا کروائی اور کچھ وقت آپ کی بارگاہ میں گزارنے کے بعد اوچ کی ایک اور شخصیت کہ جن کا ذکرِ جمیل اگر شامل نہ ہو تو اوچ کی تاریخ نامکمل رہتی ہے، ان کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے" میں نے خود دیکھا ہے کہ شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ کسی جگہ جاتے تو جوتیوں والی جگہ میں بیٹھ جاتے اور ان کے بیٹھتے ہی وہ جگہ صدر مقام بن جاتی "۔ حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت رضی الدین عثمان بھی بڑے صاحبِ کمال بزرگ ہو گزرے ہیں۔

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جب اوچ تشریف لائے تو یہاں انہوں نے ایک بچے کی پیشانی میں آثارِ سعادت دیکھ کر اس کے حق میں دُعا فرمائی اور اس بچہ کو عُمر کے آخری لمحوں تک فراموش نہ فرمایا۔ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے اپنے صاحبزادہ شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا" اوچ میں ایک درویش رہتا ہے جو جوہرِ لطیف کا مالک اور صاحبِ استعداد ہے اس نے ابھی تک کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی ہمارے خانوادہ سے فیضان اس کے مقدر میں لکھا ہوا ہے۔ اگر وہ مجھ تک نہ پہنچ سکا تو وہ تمہارے پاس ضرور آئے گا اور جب وہ تمہارے پاس پہنچ جائے تو اسے تین دن تک ایک حجرے میں بٹھا کر تلاوت قرآن مجید میں مشغول رکھنا، اس کے بعد اسے اپنے پاس بلا کر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے خرقہ مبارک کے سوا باقی جو کچھ تمہارے پاس ہے نصف اس کے سپرد کر دینا"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کے وصال کے بعد جب حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت شیخ نے اپنے والد ماجد کی وصیت کے مطابق اوچ کے اس نامور عالم کو خرقۂ خلافت کے ساتھ ان کے حصہ کے تمام تبرکات بھی ان کو عطا فرما دیے۔

حضرت جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ" جمالیہ "اوچ کی مشہور خانقاہوں میں سے تھی۔ حضرت جمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت حدودِ ہندوستان سے باہر دنیائے اسلام میں بھی پہنچ چکی تھی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء ومشائخ بھی ان سے متعارف تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بلند مقام ومرتبہ کے بارے میں فرماتے ہیں" اوصاف شیخ جمال الدین کے جو دعا گو نے اس طرح مشائخ سے سُنے ہیں اگر ان کو لکھیں تو دفتر ہو جائیں۔ بڑے معظم مرد تھے، میں نے مشائخ صوفیاء سے سُنا ہے کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور شیخ مدینہ منورہ عبداللہ المطری قدس اللہ اسرارہما فرماتے تھے کہ مشائخ صوفیاء کے درمیان جو مرتبہ شیخ

Scanned with CamScanner

جمال الدین رکھتے ہیں ہمارے زمانے میں کوئی آدمی نہیں رکھتا"۔

حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ سراپا حُسنِ اخلاق تھے۔ باطن میں مشغولیتِ حق کے باوجود لوگوں کو مسکراتے ہوئے چہرے سے ملا کرتے تھے اسی بنا پر آپ **"خنداں رُو"** کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے دورانِ درس حضرت شیخ جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی مشکل پیش آتی تو کچھ دیر کے لئے سر جُھکاتے اور مشکل کو حل فرمادیتے تھے۔ ان سے جب پوچھا جاتا کہ عبارت کا حوالہ نقل کروائیں تو آپ فرماتے لکھو" **نقل من الله تعالیٰ**" اور وہ حوالہ کسی کتاب میں نہ ہوتا۔ عجیب علم تھا جو آپ رکھتے تھے۔ حضرت جمال الدین خنداں رُو رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال آٹھویں صدی ہجری کے ابتدائی 25 سالوں میں ہوا۔

قبلہ پیر طاہر حسین مدظلہ العالی کی قیادت میں اوچ شریف کی اس عظیم علمی وصوفی شخصیت کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ہدیہ عقیدت کے بعد حضرت صاحب نے دُعا فرمائی۔ حضرت جمال الدین خنداں رُو کی اولاد اوچ شریف میں آج بھی موجود ہے۔ خانقاہ جمالیہ کے سجادہ نشین کو جب اطلاع ہوئی تو وہ فوراً حضرت قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کیلئے تشریف لے آئے۔ دونوں بزرگوں کے درمیان ملاقات ہوئی۔ ہمیں بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ سجادہ نشین صاحب نے بہت اصرار فرمایا کہ آپ رُکیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں لیکن وقت کی کمی آڑے آرہی تھی کیونکہ ابھی ایک طویل سفر باقی تھا۔ قبلہ پیر طاہر حسین صاحب نے سجادہ نشین صاحب سے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی آپ ہمیں اجازت فرمادیں۔ سجادہ نشین صاحب سے دعا کی درخواست کی، دُعا کے بعد لیاقت پور سے ہوتے ہوئے رحیم یار خان کی طرف روانہ ہوئے تاکہ مُو مبارک کے مقام پر ایک عظیم وطویل العُمر سہروردی بزرگ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے۔

سلطان التارکین حضرت مخدوم حمید الدین حاکم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ ان عظیم وبزرگ ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے فقر ودرویشی پر حکومت وامارت کو قربان کر کے اہلِ دنیا کے لئے ایک عظیم ونادر مثال قائم کی آپ کا نسب مبارک صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوصفیان حارث رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے جدِ امجد سلطان قطب الدین کیچ مکران کے بادشاہ تھے۔ آپ نے بھی ایک طویل عرصہ تک بادشاہت کی۔ آخر روحانیت کا ایسا رنگ چڑھا کہ سب کچھ ترک فرما کر طریقِ درویشی اختیار فرمائی اور عالم میں" **سلطان التارکین**" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضرت مخدوم حمید الدین حاکم طریقِ درویشی اختیار کرنے کے بعد اپنے نانا اور والدِ گرامی کے مرشد حضرت سید احمد توختہ کی خدمت میں لاہور پہنچے جنہوں نے حضرت مخدوم کو مختلف اوراد ووظائف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مخدوم ان کی زندگی تک انھی کی خدمت میں رہے۔ حضرت سید احمد توختہ نے دورانِ تربیت آپ کو ارشاد فرمادیا تھا کہ تمہارا باقی روحانی فیضان اور تربیت خاندانِ سہروردیہ میں ہے۔ آپ اس ارشادِ گرامی کی تعمیل میں حضرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہوں نے فرمایا کہ تمہیں روحانی فیض حضرت بہاؤ الدین زکریا کے پوتے حضرت رکن الدین سے حاصل ہو گا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا یہ ارشادِ گرامی سُن کر آپ واپس تشریف لائے اور منزلیں طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے جو اب **"مُو مبارک"** کہلاتا ہے

حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ کسی اشارہ غیبی پر ملتان پہنچے اور شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملاقات کے بعد حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اب آپ کو کسی ایسے شخص سے بیعت کر لینی چاہیے جس کو آپ کا دل پسند کرے۔ جس پر حضرت مخدوم نے جواب دیا کہ میرا پیر ابھی عالمِ وجود میں نہیں آیا، اس کے ظہور کا منتظر ہوں۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ وہ کون باکمال پیر ہوگا جس کی بیعت آپ کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آپ کے صاحبزادے شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ گرامی رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے۔ اس نام کا زبان پر آتے ہی حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہوگئی اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ آپ پر خصوصی توجہ وشفقت فرماتے یہاں تک کہ مخدوم زادی آپ کے نکاح میں دے دی اور بوقتِ رخصت اپنا خرقہ مبارک بھی آپ کو عنایت فرمادیا۔

حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ خرقہ حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ لے کر واپس مُو مبارک پہنچے اور اپنے پیر کی آمد کے انتظار میں وقت گزارنے لگے۔ بالآخر ایک دن حضرت شیخ رکن الدین رکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت کی خبر آپ کو پہنچی۔ اس خبر کے ملتے ہی آپ دیوانہ وار ملتان روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر دودھ پیتے بچے کے ہاتھ میں قینچی دے کر شرطِ "حلق" پوری کی اور اس طرح خود کو ان کے دامنِ ارادت سے وابستہ کرنے کا باقاعدہ اعلان فرمایا۔ حضرت مخدوم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ جلدی اس لئے کی کہ کہیں مرشد کے سنِ بلوغت تک پہنچنے سے پہلے اس دارِ فانی سے نہ چلا جاؤں۔ اس وقت آپ کی عمر 79 برس تھی اور پیر کی خدمت میں نہایت سعادت مند مریدوں کی طرح حاضری دیتے۔ خدا کی قدرت دیکھیے کہ حضرت مخدوم حمید الدین حاکم کے مرشدِ گرامی وفات آپ کے سامنے ہوئی۔

حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اتنی طویل عمر پائی کہ آپ نے مختلف سلطنتوں کا عروج وزوال اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ شہاب الدین غوری سے لیکر سلطان محمد تغلق تک 200 سال کے اندر تقریباً 12 بادشاہتیں سرزمینِ ہند پر قائم ہوئیں۔ حضرت مخدوم حمید الدین حاکم نے ان تمام حکومتوں کا عروج وزوال اپنی آنکھوں

Scanned with CamScanner

سے دیکھا۔

حضرت مخدوم سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ کا بیشتر وقت زہد و عبادت میں گزرتا تھا جو وقت اس سے بچ جاتا وہ آپ تصنیف و تالیف میں صرف فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے 120 کتابیں تصنیف کیں۔ اسی طرح آپ ایک کہنہ مشق شاعر بھی تھے۔ ایک مکمل دیوان "گلزاد" آپ کی شاعری کی یاد دلاتی ہے۔ دیوانِ گلزار کے سرِ ورق پر سلطان حاکم کا یہ قطعہ درج ہے جو دیوان کا اچھا تعارف پیش کرتا ہے۔

پنج باب است اندرین گلزار — ہر یکے باب گنج معنٰی دان
شد ز انشاء حاکمؔ درویش — پنج گنج اندرین یکے دیوان

دیوانِ گلزار کا پہلا باب حمد و مناجات پر مشتمل ہے۔ پہلی حمد کا آغاز و اختتام ان اشعار سے ہوتا ہے

این نامہ رازِ دل کہ کنون ساز می کنم — بر نامِ ذوالجلال سرِ آغاز می کنم
من حاکمؔ ام وے چو ہوا خواہ سعدی ام — تو رازِ فضلِ رونقِ شیراز می کنم

دیوانِ گلزار کا دوسرا باب نعتیہ قصائد اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی پر مشتمل ہے۔ برکت کے لئے ایک شعر ملاحظہ ہو

عاجزم مغلوب نفسِ ظالم خود بر نفس
یا رسول اللہ ﷺ مرا بحرِ خدا فریاد رس

تیسرا اور چوتھا باب اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ رکن الدین رکنِ عالم کی شان میں ہدیہ عقیدت پر مشتمل ہے۔ دو شعر پیش ہیں

ز شوقِ پیر بزعمِ خلیدہ درمیانِ جہان — خیالے گشتہ ام اندر خیالِ شیخ رکن الدین
بہشت آرائے آمد رُوئے رائے شیخ رکن الدین — بفرقِ عرش تاج است خاک پائے شیخ رکن الدین

حضرت مخدوم سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ کا تمام کلام پُر کیف و پُر سوز ہے اور آپ کے جذباتِ حقیقی کی عکاسی کرتا ہے۔

حضرت مخدوم کے دو صاحبزادے تھے ایک صاحبزادے شیخ نور الدین جو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے اور دوسرے صاحبزادے حضرت شیخ تاج الدین تھے۔ حضرت سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مقامِ ولایت پر پہنچی اور انہوں نے اپنا نام و مقام پیدا کیا۔ حضرت مخدوم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے 167 سال کی طویل عمر میں 737 ہجری انتقال فرمایا خاندانِ سہروردیہ میں آپ سب سے زیادہ طویل العمر بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ کو پہلے حضرت شاہ رکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ روضہ مبارکہ میں دفن کیا گیا بعد میں وہاں سے نکال کر مُو مبارک ضلع رحیم یار خان میں لایا گیا جہاں آپ کا مزارِ مبارک اپنے فیض سے لوگوں کو آج بھی مستفید کر رہا ہے۔

ہم شائقینِ زیاراتِ مقدسہ بھی کشاں کشاں اس عظیم سہروردی بزرگ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے پہنچے۔ مزار مبارک کافی اونچائی پر واقع ہے۔ بے شمار مرد و زن حاضری کے لئے یہاں موجود تھے۔ آپ کے مزار مبارک کا شمار طویل ترین مزارات میں ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب کی سربراہی میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور دعا کے بعد نیچے آ کر گاڑیوں میں سوار ہو کر صادق آباد کی جانب روانہ ہوئے۔

صادق آباد سے 18 کلومیٹر پہلے بہادر پور میں ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ صادق آباد سے ہوتے ہوئے سنجر پور پہنچے یہاں پر حاجی محمد یار جوئیہ اور ان کے جملہ احباب اور وابستگانِ منگانی شریف نے حضرت پیر کرم حسین حنفی القادری کے شہزادے کا پُر جوش استقبال کیا۔ استقبالی قافلے کے ہمراہ حاجی محمد یار جوئیہ کے دولت کدے پہنچے۔ فوری طور پر ٹھنڈے مشروبات سے ابتدائی تواضع کی گئی۔ نمازِ ظہر ادا کی پھر حاجی محمد یار جوئیہ کے کمرہ خصوصی میں دوپہر کے پُر تکلف کھانے سے لطف اٹھایا۔ نمازِ عشاء کے بعد جوئیہ صاحب کی کوٹھی پر محفلِ نعت اور محفلِ سماع کا انتظام تھا۔ حضرت پیر کرم حسین کے ایک نازنین مرید جناب قربان صاحب اپنے فن (یک تارہ) کی ادائیگی کے لئے سندھ سے خصوصی طور پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب کی صدارت میں محفل منعقد ہوئی اور خصوصی طور پر حضرت خواجہ غلام فرید کا کلام پیش کیا گیا۔ یہ محفلِ عشق و مستی رات گئے تک جاری رہنے کے بعد قبلہ حضرت صاحب کی دُعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ رات کا بقیہ حصہ حاجی محمد یار جوئیہ صاحب کے ہاں قیام کیا۔ حاجی صاحب اور ان کے صاحبزادے جناب سلیم صاحب نے اس قافلہ عشق و محبت کے لئے نہایت بہترین اور اعلیٰ قسم کا انتظام کیا ہوا تھا اور ہمہ وقت خدمت کے لئے موجود رہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

22 مارچ 2011 منگل کی نمازِ فجر حاجی محمد یار جوئیہ کے گھر ادا کی۔ پُر تکلف ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد یہ قافلہ زیارات شہزادۂ پیر کرم حسین کی قیادت میں سہروردی سلسلہ کے بزرگ و خلیفہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت پیر مُوسیٰ نواب خلیفہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر موسیٰ نواب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مبارکہ 584 ہجری کو کوٹ کروڑ لعل عیسن میں ہوئی۔ آپ کے والدِ ماجد کا نام حضرت سلطان احمد غوث قریشی ہاشمی تھا۔ ایک دن حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر موسیٰ نواب کو حکم دیا کہ آپ سندھ کی طرف قلعہ سیوراہی میں مستقل قیام کریں اور اشاعتِ اسلام کا کام سرانجام دیں۔ آپ اپنے برادرِ حقیقی حضرت مخدوم راول دریا المعروف حاجی محمد شاہ اور جماعتِ مریدین کے ساتھ سیوراہی میں تشریف لائے اور مستقل سکونت اختیار کرنے کے بعد اپنے مرشدِ گرامی کے حکم پر وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور ایک جہاں کو اپنے فیض سے مستفیض فرمایا۔

حضرت پیر موسیٰ نواب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھونگ مسجد کے بانی رئیس غازی محمد خان کے مقبرہ پر حاضری دی اور فاتحہ شریف پڑھی۔ (مسجد بھونگ اور اُسکے بانی کا تذکرہ آئندہ سطور میں قارئین کی نذر ہوگا)۔

قارئین کرام! احاطہ مزار سے باہر نکلے تو ایک قدیم مسجد کی زیارت کا شرف حاصل کیا جس کا نام مسجد "**چھار یار**" ہے۔ اس مقام پر ان چار عظیم صوفی شخصیات کی ملاقاتیں رہیں۔ اس قدیم و تاریخی مسجد کی زیارت کے بعد گوٹھ عالو کی جانب روانہ ہوئے جہاں پر رب نواز صاحب نے ایک عظیم الشان محفلِ نعت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ محفل کے مقام پر پہنچنے پر قبلہ پیر صاحب کا پُر جوش استقبال ہوا اور گُل پاشی کی گئی۔ محفلِ نعت کے اختتام پر لنگر شریف کا انتظام تھا۔ احباب نے لنگر تناول فرمایا اور گاڑیوں میں سوار ہو کر حاجی محمد یار جوئیہ کے ڈیرہ کی جانب روانہ ہوئے۔ حاجی محمد یار جوئیہ نے شہر سے باہر اپنا ایک وسیع و عریض ڈیرہ بنایا ہوا ہے جہاں پر درس کے علاوہ چھوٹی سی خوبصورت مسجد قائم ہے۔ اس مسجد میں محفلِ نعت کا پروگرام تھا۔ مسجد مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔ نعت کے بعد حضرت مولانا عُمر دراز صاحب کا عالمانہ انداز میں خطاب ہوا۔ حاضرین و سامعین اور صاحبِ ڈیرہ کے لئے حضرت قبلہ پیر صاحب نے خصوصی دُعا فرمائی اور ایک بار پھر لنگر تناول کرنے کے بعد تحصیل صادق آباد کی عالمی سطح پر مشہور و معروف مسجد "بھونگ" کی زیارت کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ صادق آباد میں ہمارے میزبان جناب محمد یٰسین تھے۔ اُنہوں نے مسجد کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے ایک گائیڈ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ قصبہ بھونگ میں داخل ہوئے اور ایک خوبصورت و پُر شکوہ مسجد مبارک ہمارے سامنے تھی۔

صوبہ پنجاب کی سرحدی تحصیل صادق آباد میں عالمی سطح کی مشہور و معروف خوبصورت

مسجد "بھونگ"

جو ایک سردار رئیس کے عشقِ الٰہی کی مظہر ہے

اس عظیم مسجد کی سب سے بڑی خصوصیت و انفرادیت یہ ہے کہ اسے کسی چندے یا امداد کے بغیر ایک سردار رئیس غازی محمد خان (مرحوم) نے اپنے ذاتی خرچ سے تعمیر کروایا مسجد کی تعمیر 50 سال کے طویل عرصہ میں ہوئی۔ اس کی تعمیر کا آغاز 1932 میں ہوا۔ رئیس غازی محمد خان مرحوم نے مسجد کا ڈیزائن بنوایا اور خود ذاتی طور پر اس کی مکمل تعمیر تک اس کی نگرانی کرتے رہے۔ پچھلی سطور میں گزر چکا ہے کہ سنجر پور میں حضرت موسیٰ نواب جو حضرت بہاؤالدین زکریا کے خلیفہ تھے وہ اس بانی مسجد سردار رئیس غازی محمد خان کے مورثِ اعلیٰ ہیں اور سردار رئیس غازی محمد خان کی اپنی آخری آرامگاہ بھی حضرت کے قریب ہی بنی ہے۔ مسجد بھونگ کے تمام دروازے صحابہ کرام کے ناموں سے منسوب ہیں۔ مسجد کے مرکزی کمرے میں داخلے کے لئے دروازے کو باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیا گیا ہے۔ مسجد بھونگ اپنے تعمیر کرنے والے بانی کے ذوق و شوق اور صوفیانہ مزاج کی آئینہ دار ہے۔ سردار رئیس غازی محمد خان کی دلچسپی مسجد کے ہر کونے اور ہر مینار سے جھلکتی نظر آتی ہے۔ مسجد کا باقاعدہ افتتاح 1993ء کو ہوا اور مسجد کو اعلیٰ اور منفرد طرزِ تعمیر پر دو مرتبہ آغا خان ایوارڈ بھی دیا گیا۔ طلبہ کی تعلیم کے لئے بھی اعلیٰ انتظام ہے۔

مسجد کے در و دیوار، گنبد و مینار، نقش و نگار، سیپ کاری اور کاشی کاری کا نادر نمونہ ہے۔ سونے کا کام بھی نہایت اعلیٰ مہارت سے کیا نظر آتا ہے۔ مسجد کی آرائش و زیبائش، مسجد کا احاطہ اور منبر و مینار سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس مسجد کو بنانے والا شخص انتہائی نیک، عقیدت مند اور درویش صفت انسان تھا جس کی شخصیت کا رنگ اور خیال کی وسعت مسجد میں جا بجا رنگ و نُور کی صورت میں نظر آتی ہے۔ سردار رئیس غازی محمد خان مرحوم کے بعد اُن کے بیٹے رئیس شبیر احمد صاحب اس مسجد سے اتنی ہی عقیدت و محبت رکھتے ہیں جتنی اُنکے والد کو تھی اور اسی پیار و عقیدت اور محبت سے مسجد کی نگرانی، حفاظت اور ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں اور یہ سعادت انہیں اپنے والد کی طرف سے ورثے میں ملی ہے۔

شہزادہ پیر کرم حسین حنفی القادری مسجد کی تعمیر کا بنظرِ غائر جائزہ لیا اور داد پیش کی۔ گائیڈ بھی کافی معلومات فراہم کرتا رہا لیکن ماشاءاللہ حضرت صاحب کے پاس کافی معلومات تھیں مسجد کی تفصیلی زیارت کرنے اور دل بھر کر تصاویر بنانے کے بعد اپنے اگلے میزبان محترمی جناب محمد یٰسین صاحب کے گھر روانہ ہوئے۔ پہنچنے پر شاندار استقبال ہوا۔ ابتدائی تواضع کے بعد نمازیں ادا کیں اور رات کو محفلِ نعت و سماع منعقد ہوئی۔ دُعا کے ساتھ محفل اختتام پذیر ہوئی۔ رات جناب محمد یٰسین صاحب کے ڈیرے

پر قبلہ پیر صاحب اور بقیہ احباب کا قیام رہا، میزبان نے مہمانوں کا ہمہ وقت خیال رکھا اور خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔
23 مارچ 2011 بروز بدھ کی نماز فجر جناب یٰسین صاحب کے گھر ادا کی اور تیار ہو کر یٰسین صاحب کے اقارب کے گھر ناشتہ کے لئے روانہ ہوئے جہاں پر مقامی رواج کے مطابق قبلہ پیر صاحب کی خدمت میں تحائف پیش کیے گئے، ناشتے سے تواضع ہوئی اور دُعا کے بعد گاڑی میں سوار ہو کر گڈو بیراج کو عبور کرتے ہوئے راجن پور پہنچے اور وہاں سے ایک لنک روڈ کے ذریعے کوٹ مٹھن میں حضرت خواجہ غلام فرید کی بارگاہ میں حاضری کے لئے پہنچے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور و معروف بزرگوں سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے بڑے بزرگوں میں حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل ایک انتہائی مقام رکھتے ہیں۔ 13 ویں اور 14 ویں صدی ہجری کے چشتی مشائخ کرام میں حضرت خواجہ غلام فرید چشتی کا بہت بلند مقام ہے اور اس عرصہ میں خانوادہ چشتیہ نظامیہ کو آپ کی ذات بابرکات سے بے حد فروغ ہوا۔
حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی 14 سال تھی کہ آپ نے اپنے بڑے بھائی خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کر لی اور اپنے مرشد سے آپ کی محبت مثالی تھی۔ حضرت خواجہ غلام فرید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، سرائیکی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کی کافیوں کا دیوان وجد و عرفان کا ایک عظیم دفتر ہے۔ اسی طرح آپ نے فارسی زبان میں بھی شعر کہے۔ آپ کے مرشد گرامی کا وصال 1288 ہجری ہوا۔ اس کے بعد آپ مسندِ رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو "**کوریجہ**" کہا جاتا ہے۔ چونکہ آپ کے خاندانی سلسلے میں ایک شخص کا نام "حضرت شیخ کوربن" آتا ہے۔ اس لیے لفظ کور سے یہ لفظ کوریجہ بن گیا۔ آپ کا تاریخی نام "خورشید عالم" رکھا گیا۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ حضرت خواجہ غلام فرید کے لنگر میں مہمانوں، مسافروں اور خدام کے لئے 12 من چاول اور 8 من گندم روزانہ استعمال ہوتی تھی۔ آپ کے لنگر سے سینکڑوں لوگ وظیفہ خوار تھے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد 29 تھی۔ آپ 27 برس تک سجادہ نشین رہے۔ آپ کا وصال 24 جولائی 1901ء کو ہوا۔ بوقتِ وصال کلمہ شہادت سے قبل آپ کی زبان مبارک پر یہ اشعار تھے

آیا وقت فرید چلن دا　　　گزریا ویلا کھیلن ہسن دا
اوکھا پینڈا یار ملن دا　　　جان لباں تے آندی اے

حضرت قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے آباؤ اجداد کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ پھر خواجہ غلام فرید میوزیم روانہ ہوئے جہاں پر خواجہ صاحب کے تبرکات، مخطوطات اور نوادرات کے عظیم ذخیرہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ایک گائیڈ بھی ہمارے ہمراہ تھا جو تمام تبرکات و نوادرات کی تفصیل سے آگاہ کرتا رہا۔ اس ذخیرہ عظیم کو دیکھنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوا۔ میوزیم دیکھنے کے بعد الوداعی سلام کہا اور گاڑیوں میں سوار ہو کر واپسی کا سفر شروع کر دیا۔ ملتان، شورکوٹ اور جھنگ صدر سے ہوتے ہوئے رات 11 بجے دربار عالیہ منگانی شریف پہنچے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب نے رات کے کھانے سے تواضع کی۔ قبلہ پیر رفاقت علی شاہ صاحب نے صبح ڈیوٹی پر حاضر ہونا تھا اس لئے مجبوراً رات کو ہی واپس راولپنڈی کا پروگرام بنا۔ قبلہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین صاحب مدظلہ العالی نے ہمیں اپنی پُر خلوص دعاؤں اور تکریم سے الوداع کیا اور یوں یہ سفر زیاراتِ مقدسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔
اس رُوداد کی تیاری میں جو کُتب زیرِ مطالعہ رہیں اور جن سے استفادہ کیا گیا ان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں

1۔ لمحاتِ کرم　از　ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری
2۔ مخزنِ چشت　خواجہ امام بخش مہاروی
3۔ تذکرۂ اولیائے پاکستان　علامہ عالم فقری
4۔ تذکرہ صوفیائے پنجاب　اعجاز الحق قدوسی
5۔ ہشت بہشت　مترجم: عنصر صابری
6۔ شریف التواریخ (جلد اول)　شریف احمد شرافت نوشاہی
7۔ اولیائے بہاولپور　مسعود حسن شہاب
8۔ خطہ پاک اوچ　مسعود حسن شہاب
9۔ اوچ شریف　زبیر شفیع غوری

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ان اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں ہماری ان حاضریوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس نظر کرم کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا ہو جائے جو ان اولیائے کرام پر رہتی ہے۔ **آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

Scanned with CamScanner